السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب انسان مسافر ہواور وہ نماز ظہر باجماعت ادا کرنا چاہے ایک مقیم شخص کو پائے جس نے نماز ظہر ادا کرلی ہو۔ توکیا اس صورت میں وہ مقیم مسافر کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے؟اور کیا اس کے ساتھ نماز قصر پڑھے گا یا پوری نماز؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے استفتاء پڑھنے کے بعد درج ذیل جواب دیا:

جب مقیم مسافر کے پیچھے فضیلت وجماعت کے حصول کے لئے نماز پڑھے اور مقیم اپنی فرض نماز پہلے ادا کرچکا ہو تو اس صورت میں اسے مسافر کے ساتھ دو رکعات ہی پڑھنا ہوں گی۔ کیونکہ یہ نماز مقیم کے حق میں نفل ہوگی لیکن اگر مقیم مسافر کی اقتداء میں ظہر وعصر اور عشاء کے فرض ادا کرے۔ تو اس صورت میں اسے چار رکعت پڑھنی ہوگی۔ لہذا امام دو رکعت کے بعد جب سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو دو رکعت مذید ادا کرکے اپنی نماز کی تکمیل کرنا ہوگی اگر مسافر مقیم کی اقتداء میں نماز ادا کررہا ہو۔ تو علماء کے صحیح قول کے مطابق مسافر کو ظہر وعصر وعشاء کی نمازوں کی چار چار رکعتیں ہی پڑھنا ہوں گی۔ کیونکہ امام احمد رحمة اللہ علیہ نے ''مسند میں''اور امام مسلم رحمة اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح''میں روایت کیا ہے کہ:

«ان ابن عباس سئل عن المسافر يصلى خلف الامام اربعا ويصلى مع اصحابه ركعتين فقال: ہكذا السنة» (مسند احمد)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا بات ہے کہ مسافر مقیم امام کی ابتداء میں چار رکعت لیکن اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو رکعات ادا کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا سنت اسی طرح ہے!''

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے عموم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ:

«انما جعل الامام ليوتم به فلا تختلفوا عليه» (صحيح بخاري)

''امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہذا اس سے اختلاف ن کرو۔''(اس حدیث کی صحت پر آئمہ کا اتفاق ہے) (شیخ ابن بازؒ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر348

محدث فتویٰ